ملکی انتظام وانصرام قرآنی فلسفے کی روشنی میں

The state of organization in light of the Quranic Philosophy

ڈاکٹر محمد نعیم[i] شاہد امین[ii]

Abstract

All Mighty Allah created the world with His own marks and signs. These marks and signs help the man to be on the right way , The man can decorates his life not only here but also in the hereafter. In this study, this fact has been researched. Allah the Al mighty has given directions for the management and administration of the government, for example the role of prime minister, law minister interior minister etc have been highlighted through divine revelation .The Quran has been revealed for the establishment of such divine system. The principles for this system have also been included in the Holy Quran .If this system is implemented in its true sense ,the world will become nothing a peaceful abide but it will also award is in the life of the hereafter.

Key words: *Administration, government, philosophy*

اس کائنات کے بنیادی ارکان آگ، پانی، ہوااور مٹی ہیں، جن سے یہ کائنات مل کر بنی ہے، یہ باہمی کشمکش، تصادم وتزاحم پر مبنی ہے، یہی وجہ ہے کہ ان عناصر سے بنی ہوئی مرکبات میں بھی وہی منافرت پائی جاتی ہے، انہی متصادم قوتوں کی خاصیتوں کو بروئے کار لاکر انہیں کسی انتظام وانصرام کے حدبندی کے تحت آپس میں ٹکراتے ہوئے اپنی فطری قوت کا مظاہرہ کرنے کا موقعہ دے کر ایک منصوبہ بندی کے دائرہ میں لاکر ترقیات اور تمدنی عجائبات، جدید انکشافات اور نت نئے ایجادات

i اسسٹنٹ پروفیسر شریعہ، شعبہ اسلامیات، عبدالولی خان یونیورسٹی مردان
ii پی ایچ۔ڈی سکالر، شعبہ اسلامیات، عبدالولی خان یونیورسٹی مردان

کا خزینہ رکھنے اور سمندر کے موجوں کی طرح آپس میں رل مل کے ایک منظم طبعی رفتار میں رکھنا ہی اس کارخانۂ خداوندی کا طرز حکومت ہے، جو آگ اور پانی کے اسٹیم سے لاکھوں مشینیں چلانے کا نظام بنائے۔

اس سے جہاں یہ بات معلوم ہوئی کہ ان متضاد قوتوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ٹکرانے والے صرف خدا ہے، تو وہی اس بات کا بھی پتہ چلا کہ اس پیدا کرنے والے اللہ کا ایک مدبرانہ نظام ہے، جو مختلف طبائع کے باہمی آمیزش سے دوسری چیزوں کو ایسا وجود بخشتا ہے، جس سے درحقیقت اس کائنات کی ترقی اور مختلف النوع انکشافات کی راہیں کھلتی ہیں۔ اس عالم کی نئی نئی پیش قدمیاں دراصل ان متضاد خاصیتوں کے منظم ٹکراؤ میں مضمر ہیں، اور اس کا نظام خود بخود وجود میں نہیں آیا، بلکہ ایک قاہرانہ غلبے کے تحت سامنے آیا۔

انتظام کی ضرورت واہمیت

اس عالم میں نظم اور حکم کے ذریعے ہر چیز کو اپنے کمال تک پہنچا کر اس کی اندرونی صلاحیتوں کو کھل کر حد کمال تک لے جانا ایک حکمت کے بغیر یہ نظام نامکمل تھا اس لیے حکمت کو پیدا کر کے انہیں کائنات کی استواری اور تصرف کی برقراری عطا کر کے تدبیر کو اس میں داخل کر دیا اور یوں اس عالم اضداد کے کمالات ظاہر کرنے کے لیے بنیادی چار ارکان کو مذکورہ بالا چار عناصر (آگ، پانی، ہوا اور مٹی) سے مرکب نظام کا ایک محکم تنظیم بنادیا، جو حکومت و بادشاہت اور اجتماعی نظام کہلاتا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ فطری کمالات بغیر نظم نسق، حکم و حکمت اور تدبیر کے نہیں چل سکتے، جو ہر بڑی و چھوٹی حکومت کارخانے اور فیکٹری کا اساس ہے، اگر ان میں سے ایک جزء بھی مفقود ہو، تو سارا نظام درہم برہم رہ جاتا ہے۔ مثلاً نظم ہو، لیکن قہر و غلبہ نہ ہو، تو یہ حکومت نہیں، بلکہ مشین ہے اور ایسے ہی اگر غلبہ و حکم ہو، مگر بد نظمی بھی ہو، تو انتشار اور بے چینی جنم لے کر، صرف چودھراہٹ باقی رہ جاتی ہے۔ اس لیے چاروں ارکان (نظم، حکم، حکمت اور تدبیر) کو ملا کر اللہ رب العزت نے کائنات کا نظام چلایا، جس کے لیے خود اصول و قوانین مقرر فرمائیں۔

قرآن مجید میں کائنات کا انتظام

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنی حکومت و بادشاہت کو ایسے حسنِ انتظام کے ساتھ جوڑ رکھا ہے کہ یہ سب عناصر ایک دوسرے کے لیے نافع اور آپس میں ایسے ہاتھ بٹھانے والے بنادیئے کہ ان سب پر نظم کا عجیب و غریب کنٹرول ہے، جس کے لیے زمانی و مکانی جو حد بھی مقرر ہوا اس سے سر مو تجاوز نہیں کر سکتے، جیسا کہ فرمایا:

لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ[1]

"نہ تو سورج ہی سے ہو سکتا ہے کہ چاند کو جا پکڑے اور نہ رات ہی دن سے پہلے آسکتی ہے اور سب اپنے اپنے دائرے میں تیر رہے ہیں۔"

إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ[2]

"ہم نے ہر چیز اندازہ مقرر کے ساتھ پیدا کی ہے۔"

وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا[3]

"جس نے ہر چیز کو پیدا کیا پھر اس کا ایک اندازہ ٹھہرایا۔"

خَلَقَهُ فَقَدَّرَهُ ثُمَّ السَّبِيلَ يَسَّرَهُ [4]

"اس کا اندازہ مقرر کیا پھر اس کے لئے راستہ آسان کر دیا۔"

وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ [5]

"اور سورج اپنے مقررہ راستے پر چلتا رہتا ہے (یہ) خدائے غالب اور دانا کا (مقرر کیا ہوا) اندازہ ہے۔"

وَقَدَّرَ فِيهَا أَقْوَاتَهَا[6] "اور اس میں سب سامان معیشت مقرر کیا۔"

ان آیات مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے غلبے اور نظم ونسق کی حد بندی تمام عالم کے ذرے ذرے پر ایسی ثابت کر دی، کہ اس سے فلکیات، عنصریات، مادیات، روحانیات، مجردات اور مرکبات غرض ہر چیز پر بر وقت اور بر محل ایسی انتظامی مہر لگا دی کہ ہر ایک اندرون حدود اپنی زندگی کی ایسی محکوم مسافتیں طے کر رہا ہے کہ سارے جہانوں کا ہر ہر جزء اپنے کل سے اور ہر ہر فرد اپنے کلی سے اس طرح بندھا ہوا ہے کہ اس کو ہلنے اور حرکت کرنے کی مجال ہی نہیں۔

تدبیر وانتظام کے لیے قرآنی اسلوب

اللہ رب العزت نے اپنی شہنشاہی اور اس کے لیے اہم لوازم سلطنت کو قرآن مجید میں مختلف پیراہوں میں بیان کر کے خدائی حکومت اور اس کے انتظامات کے لیے تخت گاہ، تخت شاہی، جلوس بادشاہی اور مرکز تدابیر ملکی کا اجراء آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کے ذریعے اعلان کر دیا،[7] کہ تصرفاتِ شاہانہ کا ظہور اور ملکی تدابیر کا اجراءِ حقیقی ثابت ہو جائے، جیسا کہ فرمایا:

إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ[8]

"تمہارا پروردگار تو خدا ہی ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے پھر عرش (تخت شاہی) پر قائم ہوا وہی ہر ایک کام کا انتظام کرتا ہے[9]۔"

خالق حقیقی تمام کائنات کو تھامے ہوئے ہیں اور اپنی خاص حفاظت سے مخلوقات کا محافظ ہے، مگر آئینی حفاظت کے لیے ملائکہ مقربین اور شاہی باڈی گارڈ تخت شاہی کے گرد حاضر رہ کر اس کا طواف کرتے ہیں، جیسا کہ فرمایا:

وَتَرَى الْمَلَائِكَةَ حَافِّينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ

"تم فرشتوں کو دیکھو گے کہ عرش کے گرد گھیرا باندھے ہوئے ہیں (اور) اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کر رہے ہیں اور ان میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا[10]۔"

حکومتِ الٰہی کے تزک واحتشام کے سلسلے میں پاکباز ملائکہ، سر عبودیت تھامے ہوئے قیام وقعود کی حالت میں صف بستہ اپنے خالق ومالک کا نام پکار پکار کر ہاتھ باندھے ہوئے کھڑے ہیں، ارشاد ہوا:

وَالصَّافَّاتِ صَفًّا[11] "قسم ہے صف باندھنے والوں کی پرا جما کر[12]۔"

وَمَا مِنَّا إِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَعْلُومٌ وَإِنَّا لَنَحْنُ الصَّفُّونَ وَإِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُونَ

"ہم میں سے ہر ایک کا ایک مقام مقرر ہے اور ہم صف باندھے رہتے ہیں اور (خدائے پاک ذات) کا ذکر کرتے رہتے ہیں[13]۔"

قرآنی احکامات میں وزارت عظمیٰ کا تصور

کائنات کا نقشہ اور اس کے انتظامات کی تشکیل کے بعد نظام مملکت کے لیے کابینہ وزارت اور ان میں سے اعلیٰ کمالات والے ایک ایسے فرد کو وزیر اعظم اور نگران بنایا، جو قابل، مطیع، فرمان بردار[14] ہے، اور اس کے لیے ایک وفا شعار اور اعلیٰ ترین سنجیدہ طبقہ کے اشخاص کو مجلس مشاورت ترتیب دے دی گئی، تاکہ شہر میں میونسپلٹی روشنی، بجلی، صفائی حفظان صحت کے اسباب فراہم کر کے شہر کو صاف ستھرا اور ہوا بخش بنا دیں۔

زراعت کے لیے الٰہی اصول وضوابط

تخم ریزی، کاشت کاری، زمین داری کے اصول و قوانین مدون کرنے کے لیے ایک الگ وزیر، وزیر زراعت کا انتخاب کیا گیا، تاکہ ہر طرف ہریالی اور سرسبزی رہے، اس کے وزارت مال بنا کر تجارتِ ملکی وبیرون ملک کو فروغ دیا جاتا ہے[15]، اراضی اور تجارت پر ٹیکس[16]، مال گزاری وصول کیے جاتے ہیں[17]۔

وزارت دفاع کا خدائی منصوبہ بندی

رعایا کے جان ومال کی حفاظت ہر کامیاب حکومت کی اولین ترجیح ہوتی ہے اس لیے وزیر دفاع کی نگرانی میں پولیس، فوج اور دیگر قانون نافذ کرنے والے اداروں کو متحرک کر کے چوروں، ڈاکوؤں کا انتظام کر کے رعیت میں بغاوت کچلنے کے لیے انٹیلی جنس کا نظام متعارف کرا کے لوگوں کی نقل وحرکت کی تمام اطلاعات محکمہ بالا کو پہنچائی جاتی ہے[18]۔

ریکارڈ کا شہنشاہی انتظام

اسی طرح دفاتر بنا کر ان کے اوقات متعین کر کے ان سارے طے شدہ امور کی کاپیاں محفوظ کر کے متعلقہ اداروں کو پہنچائی جاتی ہے جہاں یہ امور قلم بند ہوتے ہیں[19]۔

جیل کا خدائی نظام

سرکاری جیل خانہ بنا کر اس میں ظالم قیدیوں کو کیفر کردار تک پہنچانے اور مظلوم کی دادرسی کے لیے مختلف محنتیں رکھی جاتی ہے، تاکہ جس کا جتنا جرم ہو، اس کو اتنا سزا ملے، مثلاً جن کا جرم عملی

ہو تو سزا بھی مختصر، اور جس کا جرم باغیانہ ہو، تو یہ غیر موقت ہے، اس وجہ سے سزا بھی دائمی مقرر کر دی گئی۔

گورنمنٹ ہاوسز کا الٰہی نظام

گورنمنٹ ہاوس بنایا تا کہ مقربین کا اعزاز ہو، وزارت تعلیم مقرر کر کے نصاب سازی کی جاتی ہے۔[20] جس میں بادشاہ سے محبت واطاعت کا نصاب پڑھایا جاتا ہے، تا کہ بغاوت نہ ہو، معاشیات واقتصادیات کی تعلیم اور قانون کی تدریس رعیت میں مختلف قابلیت کے انسان پیدا کرتے ہیں۔

دنیا کی سلطنتوں کے یہ اصول اور نظام عمل در حقیقت خدا ہی کی سلطنت کے اصول کی نقالی اور ناتمام تصویر ہے آسمانی بادشاہت کے سلسلہ میں اصول تشریعی و تکوینی قائم کر کے ان کے سامنے حقیقی کامیاب ریاست کا خاکہ پیوست کر دیا۔

آسمانی بادشاہت کی ان تمام شعبہ جات کا ذکر چونکہ محض نظری ہے، اس لیے اسلامی شریعت اس کو پسند نہیں کرتی، اس لیے آسمانی نظام کو انسانی سعادت کی تکمیل کی خاطر دنیا پر منطبق کرنے کے بشر کو بحیثیت خلیفہ منتخب فرمایا، تا کہ زمینی بادشاہت اسی طرز پر قائم ہوں، جس پر آسمانی حکومت کا نقشہ جمایا گیا ہے اور یہی مقصود شرعی ہے۔ اس کے لیے آدم علیہ السلام کی خلافت اپنی طبعی رفتار سے آگے بڑھ کر بتدریج مختلف نبوتوں سے گذر کر پروان چڑھ کر بالآخر حضرت محمد ﷺ کے دور میں خلافت کبریٰ کی صورت میں آگئی، آپ ﷺ کے وفات کے بعد بلا فصل خلافت نبوت کے لیے بھی ایسی ہی شخصیت کا انتخاب ہوا، جو ہمہ گیر ہونے کے ساتھ حلیم اور صفتِ رحمت کا ایک کامل مظہر ہو۔

اسی پر مدینہ کی اسلامی ریاست کی بنیاد ڈالی گئی، انہی مذکورہ بالا قرآنی اسلوب کے عین موافق تھا، جس میں وحی الٰہی کو ملحوظ رکھ کر ضروری ترامیم کی گئی اور وقت کے تقاضوں کو خالق کی منشاء کے مطابق پرکھ کر ڈھالا گیا۔

خلاصۂ بحث

اللہ تعالیٰ نے دنیا کو پیدا کیا اور اس میں اپنی خدائی کے نشانات رکھے، جس میں غور و فکر سے

انسان ہدایت بھی پا سکتا ہے اور اپنی زندگی آخرت کے لیے تیاری کے ساتھ ساتھ دنیا میں بھی اس سے رہنما اصول بنا سکتا ہے، زیر نظر مضمون میں اس حقیقت سے متعلق یہ تحقیق کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شہر اور ملک کے انتظامی ڈھانچے کے لیے قرآن مجید میں سارے شعبوں کو بیان کیا، جس میں اکثر انتظامی امور شامل ہیں: مثلاً وزیر اعظم، وزیر قانون، وزیر توانائی، وزیر تعلیم، وزیر دفاع، وزیر داخلہ اور وزیر خارجہ وغیرہ امور کو آسمانی نظام میں جاری کیا گیا ہے۔ جس انتظام کو دنیا میں نافذ کرنے کے لیے قرآن مجید کو اتارا اور ان شعبوں کے لیے متعلقہ اصول وضوابط کو بھی قرآن میں ذکر کیا گیا۔ اگر یہ نظام سلطنت قرآن مجید کے ذکر کردہ شرائط کی روشنی میں لاگو کیا گیا، تو دنیا امن کا گہوارہ بن جائے اور آخرت میں بھی کامیابی نصیب ہو گی۔

حواشی وحوالہ جات

1 سورۃ یس ۳۶: ۴۰
2 سورۃ القمر ۵۴: ۴۹
3 سورۃ الفرقان، ۲۵: ۲
4 سورۃ عبس ۸۰: ۱۹
5 سورۃ یس ۳۶: ۳۸
6 سورۃ فصلت ۴۱: ۱۰
7 عبداللہ بن عمر البیضاوی، انوار التنزیل واسرار التاویل ۵: ۳۱۱، داراحیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۱۸ھ
8 قوله: فالمدبرات أمرا فهو إشارة إلى شرح حال قوتهم العاملة، وذلك لأن كل حال من أحوال العالم السفلي مفوض إلى تدبير واحد من الملائكة الذين هم عمار العالم العلوي وسكان بقاع السموات، ولما كان التدبير لا يتم إلا بعد العلم، لا جرم قدم شرح القوة العاقلة التي لهم على شرح القوة العاملة التي لهم، فهذا الذي ذكرته احتمال ظاهر والله أعلم بمراده من كلامه. (محمد بن عمر الرازی، التفسیر الکبیر ۳۰: ۳۱، داراحیاء التراث العربی بیروت، طبع وتاریخ نامعلوم)
9 التفسیر الکبیر سورۃ یونس ۱۰: ۳
10 التفسیر الکبیر سورۃ الزمر ۳۹: ۷۵
11 الصافات أنفسها أي الناظمات لها في سلك الصفوف بقيامها في مقاماتها المعلومة حسبما ينطق به قوله تعالى وما منا إلا له مقام معلوم [الصافات: 164] وذلك باعتبار تقدم الرتبة والقرب من حظيرة القدس أو الصافات أنفسها القائمات صفوفا للعبادة،.....جوز أن يكون الله تعالى أقسم

بنفوس العلماء العمال الصافات أنفسها في صفوف الجماعات أو أقدامها في الصلوات الزاجرات بالمواعظ والنصائح التاليات آيات الله تعالى الدارسات شرائعه وأحكامه أو بطوائف قواد الغزاة في سبيل الله تعالى التي تصف الصفوف في مواطن الحروب الزاجرات الخيل للجهاد سوقا أو العدو في المعارك طردا التاليات آيات الله سبحانه وذكره وتسبيحه في تضاعيف ذلك.(محمود بن عبداللہ الالوسی، تفسیر روح المعانی ۱۲:۶۴،دار الکتب العلمیہ بیروت،۱۴۱۵ھ)

12 سورۃ الصافات ۳۷: ۱

13 سورۃ الصافات ۳۷: ۱۶۵

14 سورۃ التکویر ۸۱: ۱۹،۲۱

15 جیسا کہ فرمایا: عن سعيد بن جبير عن ابن عباس: أقبلت يهود إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقالوا: يا أبا القاسم إنا نسألك عن أشياء فإن أنبأتنا بهن عرفنا أنك نبي واتبعناك، قال: فأخذ عليهم ما أخذ إسرائيل على بنيه: أن قال الله على ما نقول وكيل. قالوا: فأخبرنا من صاحبك الذي يأتيك من الملائكة، فإنه ليس من نبي إلا يأتيه ملك بالخبر فهي التي نتابعك إن أخبرتنا. قال: جبريل: قالوا: ذاك الذي ينزل بالحرب والقتال، ذاك عدونا لو قلت:ميكائيل الذي ينزل بالنبات والقطر والرحمة.فأنزل الله عز وجل: من كان عدوا لجبريل فإنه نزله على قلبك إلى آخر الآية.(عبدالرحمن بن محمد ابن ابی حاتم، تفسیر القرآن العظیم ۱:۱۸۰، مکتبہ نزار المصطفیٰ سعودی عرب،۱۴۱۹ھ/۱۹۹۹ء)

16 جیسا کہ فرمایا: إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ(سورۃ التوبۃ ۹:۶۰)

17 جیسا کہ فرمایا: وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ(سورۃ الانعام ۶: ۱۴۱)

18 جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ كِرَامًا كَاتِبِينَ يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ
(سورۃ الانفطار ۸۲: ۱۱)

19 جیسا کہ فرمایا: وَوُضِعَ الْكِتَابُ فَتَرَى الْمُجْرِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا فِيهِ وَيَقُولُونَ يَا وَيْلَتَنَا مَالِ هَذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا وَوَجَدُوا مَا عَمِلُوا حَاضِرًا وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا (سورۃ الکہف ۱۸: ۴۸)

20 جیسا کہ فرمایا: هذا جبرئيل أتاكم يعلمكم دينكم(مسلم بن الحجاج القشیری، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب معرفۃ الایمان والاسلام ۱:۳۶، حدیث(۸) دار احیاء التراث العربی، بیروت، طبع وتاریخ نامعلوم)